Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر ایم ایس مدھول دیگر

بنام

شری ایس۔ڈی۔ہالیگر و دیگران

تاریخ فیصلہ: 13 جولائی، 1993

[پی۔بی۔ساونت اور یوگیشور ڈے، جسٹس صاحبان]

تاخیر -ضروری قابلیت کو پورا نہ کرنے والے نجی امداد یافتہ اسکول میں پرنسپل کا تقرر -عدالت منتقل کرنے سے پہلے 9 سال کا وقفہ -قرار پایا کہ، 13 سال گزر چکے ہیں، اور قانونی اصول کی خلاف ورزی اتنی سنگین نہیں ہے کہ مداخلت کی ضمانت دی جا سکے- طلب سند

مدعاعلیہ 1 کو 1981 میں دہلی کنڑ سینئر سیکنڈری اسکول کا پرنسپل مقرر کیا گیا تھا۔1990 میں، درخواست گزار جو اسکول کے تدریسی عملے کے ممبر ہیں، نے مدعاعلیہ 1 کے خلاف طلب سند کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کیا جسے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ تاخیر کی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا۔

مدعاعلیہ 1 کے لیے، یہ دلیل دی گئی کہ اس اسکول کے خلاف کوئی طلب سند جاری نہیں کیا جا سکتا جو کسی نجی تنظیم کے زیر انتظام تھا، اور نہ ہی مدعاعلیہ 1 جو اس کا ملازم تھا؛ اور یہ کہ 9 سال کی تاخیر ہوئی تھی۔مزید برآں، مدعاعلیہ 1 باضابطہ طور پر اہل تھا کیونکہ اس کے پاس II ڈویژن کے ساتھ ایم ایڈ تھا، چاہے اس کے پاس ایم اے میں تیسری درجہ کی ڈگری ہو۔پوسٹ گریجویٹ ڈگری کورس میں II ڈویژن ہونے کی وجہ سے ضروری اہلیت۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. نجی اسکول میں پرنسپل کا عہدہ اگرچہ امداد یافتہ ہے، لیکن اس کی اتنی حساس عوامی اہمیت نہیں ہے کہ عدالت کو خود کو طلب سند کے ذریعے تعیناتی میں مداخلت کرنے پر مجبور ہونا چاہیے یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسی رٹ قابل عمل ہے۔یہ خاص طور پر اس وقت ہوتا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے جب لازمی 9 سال کی طویل مدت سے مسلسل اپنے فرائض انجام دے رہا ہو جب عدالت منتقل کی گئی تھی اور آج تقریباً 13 سال گزر چکے ہیں۔ موجودہ معاملے میں بیان کردہ لازمی کی قابلیت کے حوالے سے قانونی اصول کی خلاف ورزی بھی دیگر تمام متعلقہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی سنگین نہیں ہے۔

2. ایم ایڈ II ڈویژن ایم اے II ڈویژن کے مساوی نہیں ہے۔ مؤخر الذکر ایک کل وقتی کورس کے ساتھ ایک تعلیمی قابلیت ہے، جو 2 سال پر محیط ہے جبکہ سابقہ ایک پیشہ ورانہ قابلیت، جز وقتی کورس ہے جو ایک سال پر محیط ہے۔

قانونی اصول کے مطابق تعلیمی ماسٹر ڈگری میں II ڈویژن کی ضرورت ہوتی ہے، اور تدریسی ڈگری اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

ڈائریکٹر ایجوکیشن نے تعلیمی قابلیت کی منظوری میں قانون کی واضح غلطی کی تھی جب کہ وہ اتنے اہل نہیں تھے۔

3. جہاں تک تدریسی تجربے کا تعلق ہے، کم از کم اس تاریخ تک، جب انہیں پرنسپل کے عہدے سے ہٹانے کی درخواست کی گئی تھی، ان کے پاس مطلوبہ تجربہ تھا۔

4. ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس نے اپنی قابلیت کو اس کے علاوہ پیش کیا تھا جو اس کے پاس تھی۔ غیر قانونی، اگر کوئی ہو، کا ارتکاب انتخابی کمیٹی اور ڈائریکٹر ایجوکیشن نے کیا تھا۔ جواب دہندہ 1 کو اس آخری مرحلے پر اس کے عہدے سے پریشان کرنا نامناسب ہوگا خاص طور پر جب اس کا انتخاب کیا گیا تو اس کی غلطی نہیں تھی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 16256، سال 1992۔

سی۔ ڈبلیو۔ نمبر 2246، سال 1990 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 12.12.1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جی ایل سنگھی اور سوریا کانت۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندگان کی طرف سے الطاف احمد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، اے کے سین اور آر این نرسمہا مورتی، ایس ایس جاویلی، مس اندرا ساہنی اور ایم ٹی جارج۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

موجودہ عرضی میں تنازعہ نئی دہلی میں چلائے جانے والے دہلی کنڑ سینئر سیکنڈری اسکول کے پرنسپل کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے پہلے مدعاعلیہ کی اہلیت سے متعلق ہے۔ پہلے مدعاعلیہ کو سال 1981 میں اسکول کا پرنسپل مقرر کیا گیا تھا۔ متعلقہ وقت پر رائج قانونی قواعد نے مذکورہ عہدے کے لیے ضروری اہلیت درج ذیل مقرر کی ہے:

(i) کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی یا اس کے مساوی سے کم از کم II ڈویژن کے ساتھ ماسٹر ڈگری۔

(ii) کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی یا اس کے مساوی سے تدریس میں ڈگری۔

(iii) نائب پرنسپل/پی جی ٹی کے طور پر 10 سال کی تدریس کا تجربہ۔ (پوسٹ گریجویٹ ٹیچر) ہائر سیکنڈری اسکول یا انٹر کالج میں۔

دوسرے ڈویژن کے حوالے سے شرط اسی اسکول سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے معاملے میں اور شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب امیدواروں کے معاملے میں بھی قابل نرمی تھی۔ مطلوبہ قابلیت یہ تھی:

(i) کسی تسلیم شدہ ہائر سیکنڈری اسکول/انٹر کالج کے انتظامی عہدے میں تجربہ۔

(ii) ڈاکٹریٹ کی ڈگری۔

(iii) ایم ایڈ۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے ڈگری۔

تسلیم شدہ طور پر، پہلا مدعاعلیہ جس کا تعلق ایک ہی اسکول سے نہیں تھا، اس کے پاس پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کی ڈگری تھی جس میں تیسری کلاس کے ساتھ 41.1 فیصد مجموعی نمبر تھے، حالانکہ اس کے پاس دوسری درجہ میں ایم ایڈ تھا۔ تاہم، درخواست گزاروں کے مطابق مدعاعلیہ نمبر 1 کے پاس 10 سال کی تدریس کا مطلوبہ تجربہ بھی نہیں تھا، کیونکہ وہ پرنسپل کے طور پر اپنے انتخاب سے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پہلے اسکولوں کے انسپکٹر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ وہ جن اسکولوں کا معائنہ کر رہے تھے ان میں بھی صرف ہشتم جماعت تک کی کلاسیں تھیں۔ اس طرح، سوائے ایم ایڈ کی ڈگری کے جو اس کے پاس تھی۔ پرنسپل کے طور پر ان کی تعیناتی کے وقت ان کے پاس دیگر دو قانونی ضروری قابلیت نہیں تھی۔ درخواست گزاروں کے مطابق، جو ایک ہی اسکول کے تدریسی عملے کے ممبر ہیں لیکن پرنسپل کے عہدے کے خواہش مند نہیں ہیں، یہ حقیقت کہ پہلے مدعاعلیہ میں دو ضروری قابلیتوں کی کمی تھی، 1990 میں پہلی بار ان کی روشنی میں آئی اور اس وجہ سے، انہوں نے پہلے مدعاعلیہ کے خلاف طلب سند کے ذریعے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے عرضی کو لاچوں کی بنیاد پر اور اس بنیاد پر بھی خارج کر دیا کہ درخواست گزاروں نے رٹ پٹیشن میں یہ دعوی نہیں کیا تھا کہ پرنسپل کے عہدے کے لیے درخواستیں طلب کرنے والا اشتہار پہلے مدعاعلیہ کے پرنسپل کے طور پر منتخب ہونے سے پہلے شائع کیا گیا تھا۔

پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ اس اسکول کے خلاف کوئی طلب سند جاری نہیں کیا جاسکتا جو تسلیم شدہ طور پر کسی نجی تنظیم کے زیر انتظام تھا یا پہلے مدعاعلیہ کے خلاف جو ایسی تنظیم کا ملازم تھا۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ پہلا مدعاعلیہ 1981 سے پرنسپل فارم کا عہدہ سنبھال رہا تھا اور یہ پہلی بار تھا کہ اس کی تعیناتی کو 1990 میں چیلنج کیا گیا تھا، یعنی تقریباً 9 سال کے وقفے کے بعد۔ رٹ کا دائرہ اختیار صوابدیدی ہونے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے ریلیف سے انکار کرنا درست تھا۔ آخر میں، یہ دعوی کیا گیا کہ پہلا مدعاعلیہ قانونی قواعد کے مطابق مناسب طور پر اہل تھا۔ اس بات پر اختلاف نہ کرتے ہوئے کہ پہلے مدعاعلیہ کے پاس ایم اے میں صرف تیسری جماعت کی ڈگری ہے، اس پر زور دیا گیا کہ چونکہ اس کے پاس ایم ایڈ ہے۔ دوسرے ڈویژن میں، اس لیے اسے پوسٹ گریجویٹ ڈگری میں دوسرے ڈویژن کی ضرورت کو پورا کرنے والا سمجھا جانا چاہیے کیونکہ ایم ایڈ ایم اے کے مساوی ہے۔ جہاں تک اس کے تدریسی تجربے کا تعلق ہے، یہ دعوی کیا گیا کہ ہائی اسکول میں ہر استاد 11 ویں جماعت تک پڑھ رہا ہے اور چونکہ تمام ہائی اسکولوں میں 11 درجے ہوتے ہیں، اس لیے اس طرح کے تمام اسسٹنٹ ماسٹرز/اساتذہ 11 ویں جماعت تک پڑھ رہے تھے۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ جب وہ تعلیمی افسر اور اسکولوں کے انسپکٹر کے طور پر کام کر رہے تھے، تو وہ پڑھاتے بھی تھے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہان کا یہ مؤقف کہ ایم ایڈ IIڈویژن کو ایم اے IIڈویژن کے مساوی تصور کیا جا سکتا ہے، صریحاً غلط اور بے بنیاد ہے۔ ایم اے ایک تعلیمی قابلیت ہے جبکہ ایم ایڈ ایک پیشہ ورانہ قابلیت ہے۔ دوسری بات یہ کہ ایم ایڈ کا کورس مکمل وقتی ہوتا ہے جو کم از کم دو سال پر محیط ہوتا ہے، جبکہ ایم اے کا کورس جز وقتی ہوتا ہے اور ایک سال پر محیط ہوتا ہے۔ بہر صورت، لازمی تعلیمی قابلیت سے متعلق قانون میں واضح طور پر یہ تقاضا موجود ہے کہ امیدوار کے پاس ایک طرف تعلیمی ماسٹرز ڈگری ہو اور دوسری طرف تدریسی ڈگری۔ تدریسی ڈگری، تعلیمی ڈگری کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ مزید کیا ہے، تعلیمی ڈگری یعنی ماسٹر ڈگری کے حوالے سے قابلیت کا تعین کرتے ہوئے، قاعدہ اس طرح کی ڈگری کے لیے دوسرے ڈویژن پر اصرار کرتا ہے۔ یہ تدریس میں دوسرے ڈویژن کی ڈگری پر اصرار نہیں کرتا ہے۔ اس کی نظر میں ایک پاس ڈگری کافی ہے۔ اس لیے یہ قواعد کے تحت مطلوبہ قابلیت کو مسخ کرنے کے مترادف ہوگا، تعلیمی قابلیت کے لیے تدریسی اہلیت کو تبدیل کرنے اور دونوں کے ڈویژنوں کا تبادلہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ درحقیقت، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈائریکٹر تعلیم نے خود ایک وقت میں پرنسپل کے عہدے کے لیے پہلے مدعاعلیہ کی اہلیت کو منظوری نہیں دی تھی کیونکہ اس کے پاس ایم اے میں انڈ ڈویژن کی ڈگری نہیں تھی۔ تاہم، یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا۔ چند مہینوں کے وقفے کے بعد، اس نے مذکورہ عہدے پر فائز ہونے کے لیے پہلے مدعاعلیہ کی اہلیت کو تسلیم کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ڈائریکٹر ایجوکیشن کو نوٹس جاری کیا تھا جو 'پٹیشن' کا دوسرا مدعاعلیہ ہے۔ اس کی طرف سے ایک حلف نامہ دائر کیا گیا ہے لیکن رگمارول کے علاوہ، ہمیں بیان حلفی میں ایسا کچھ نہیں ملتا جو ہمیں مذکورہ قاعدے کی تشریح یا ان وجوہات کے بارے میں آگاہ کرے جن کی وجہ سے وہ اس معاملے میں اپنا سابقہ فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور ہوا۔ اس لیے ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے مدعاعلیہ کے پاس پرنسپل کے عہدے کے لیے منتخب ہونے کے لیے مطلوبہ تعلیمی قابلیت نہیں تھی۔

جہاں تک تدریسی تجربے کا تعلق ہے، پہلے مدعاعلیہ دلیل یہ ہے کہ اس نے ہائی اسکول اور ہائر سیکنڈری اسکول میں 9 سال تک استاد کے طور پر کام کیا تھا جس میں 11 معیارات تھے۔ ان کے مطابق انہوں نے تاریخ میں لیکچرر کے طور پر بھی کام کیا۔ اس کی مزید دلیل ہے کہ کرناٹک میں اسکول انسپکٹر کا عہدہ جہاں وہ کام کر رہے تھے اور استاد کا عہدہ قابل تبادلہ تھا۔ لہذا انتخابی کمیٹی نے دونوں عہدوں پر ان کے تجربے کو مد نظر رکھا۔ یہ حقائق ہمارے سامنے متضاد نہیں ہیں اور کسی بھی صورت میں آج ان کے پاس تدریس کا مطلوبہ تجربہ ہے کیونکہ وہ 1981 سے اب 12 سال سے مسلسل 11 ویں اور 12

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وہی جماعت کو پڑھا رہے ہیں۔اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ کم از کم اس تاریخ تک جب اسے پرنسپل کے عہدے سے ہٹانے کی درخواست کی جاتی ہے، اسے مطلوبہ تدریسی تجربے کی کمی کی وجہ سے نااہل نہیں کہا جا سکتا۔

چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ 1981 میں پہلے مدعاعلیہ کی تعیناتی کو غیر قانونی طور پر منظور کرنے میں دوسرے مدعاعلیہ، ڈائریکٹر تعلیم کی طرف سے غلطی ہوئی تھی، حالانکہ اس کے پاس مطلوبہ تعلیمی قابلیت نہیں تھی جس کے نتیجے میں پہلا مدعاعلیہ پچھلے 12 سالوں سے مذکورہ عہدے پر برقرار ہے، اس آخری مرحلے پر اسے مذکورہ عہدے سے پریشان کرنا ناقابل قبول ہوگا، خاص طور پر جب اس کا انتخاب کیا گیا تو اس کی غلطی نہیں تھی۔یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ بھی نہیں ہے کہ اس نے اس وقت اپنی قابلیت کو اس کے علاوہ پیش کیا تھا جو اس کے پاس تھی۔لہذا، انتخابی کمیٹی کے سامنے اپنے تمام کارڈ رکھنے کے باوجود، انتخابی کمیٹی نے کسی نہ کسی وجہ سے اسے اس عہدے کے لیے منتخب کرنا مناسب سمجھا تھا اور دوسرے مدعاعلیہ نے تعیناتی میں رضامندی ظاہر کرنے کا انتخاب کیا تھا، اب اس کے لیے اسے تکلیف پہنچانا ناجائز ہوگا۔غیر قانونی، اگر کوئی ہو، انتخابی کمیٹی اور دوسرے مدعاعلیہ کے ذریعے انجام دی گئی تھی۔اس کا الزام صرف ان پر ہی لگایا جا سکتا ہے۔

طویل عرصے تک پہلے مدعاعلیہ کی اہلیت کی کمی کی دریافت نہ ہونے کی وجوہات جو بھی ہوں، حقیقت یہ ہے کہ تقریباً 9 سال کے طویل وقفے کے بعد اس معاملے میں عدالت منتقل کی گئی تھی۔نجی اسکول میں پرنسپل کا عہدہ اگرچہ امداد یافتہ ہے، لیکن اس کی اتنی حساس عوامی اہمیت نہیں ہے کہ عدالت کو خود کو طلب سند کے ذریعے تعیناتی میں مداخلت کرنے پر مجبور ہونا چاہیے یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسی رٹ قابل عمل ہے۔یہ خاص طور پر اس وقت ہوتا ہے جب لازمی 9 سال کی طویل مدت سے مسلسل اپنے فرائض انجام دے رہا ہو جب عدالت منتقل کی گئی تھی اور آج تقریباً 13 سال گزر چکے ہیں۔لازمی معاملے میں بتائے گئے عہدے دار کی اہلیت کے حوالے سے قانونی اصول کی خلاف ورزی بھی دیگر تمام متعلقہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی سنگین نہیں ہے۔ان حالات میں، ہم اس سوال میں جانا غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ آیا موجودہ معاملے میں طلب سند ہوگا یا نہیں، اور مزید یہ کہ کیا محض لاچ درخواست گزاروں کو اس طرح کی رٹ سے محروم کردیں گے۔

تاہم، ہمیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ موجودہ معاملے میں دوسرے مدعاعلیہ، ڈائریکٹر تعلیم نے پہلے مدعاعلیہ کی تعلیمی قابلیت کی منظوری میں قانون کی واضح غلطی کی تھی جب کہ وہ اتنا اہل نہیں

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا۔ جیسا کہ نشاندہی کی گئی ہے، مطلوبہ تعلیمی جوابدہیت پر ان کی اور دیگر جواب دہندگان کی طرف سے کی گئی تشریح درست نہیں تھی اور اس طرح کی غلط تشریح کی بنیاد پر کی گئی تقرریوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے۔ مستقبل کی رہنمائی کے لیے اس کا ذکر کیا جائے۔

ان حالات میں، ہم پہلے مدعا علیہ کی تعیناتی میں مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں اور درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کردی گئی۔